دبدبۂ سکندری

جلد ۳۸ | یکشنبہ ۲۳ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۲۱ مئی سنہ ۱۹۰۲ء | نمبر ۱۶۱

مقدمۃ الجیش

ایک سال اور سہی

ٹرانسوال میں جو آجکل صلح کی بات چیت ہو رہی ہے اسمیں ہماری بڑی ہی نہایت شوق سے صلح کا انتظار کر رہے ہیں۔ اکثر لوگ یہ سمجھتے ہونگے کہ گورنمنٹ برطانیہ کا ہاتھ اب جنگ ٹرانسوال سے تنگ میں دم آگیا ہے یہ بھی خود ہو جاتی ہے کہ کسیطرح پیچھا چھٹ جائے اور جان بچے پر اب کہاں کی سو کہاں اب کہاں تو رام دہائی کہ کے کبھی ٹرانسوال کی صورت بھی نہ کرینگی یہ خیال بالکل لغو ہے گورنمنٹ کا جوش و خروش بدستور قائم ہے۔ وزیر جنگ نے تو صاف کہدیا کہ لوگ یہ سمجھیں کہ گورنمنٹ اس جنگ سے دل برداشتہ ہوگئی وہ جانتے رہیں اگر [illegible] انگلستان جنگ سے [illegible]

صلح کی ضرورت ہی کیا ہے

انگریزی اخبارات بوئروں کی تعداد کی نسبت لکھ رہے ہیں کہ صرف [illegible] ہزار باقی رہ گئے ہیں اور انگریزی فوج تقریباً تین لاکھ۔ تین لاکھ نہ سہی ڈھائی لاکھ سہی ڈھائی نہ سہی دو ہی سہی بلکہ پونے دو سہی اس سے تو کسی حال میں کم نہیں سمجھی جا سکتی پھر کہاں پونے دو لاکھ اور کہاں [illegible] ہزار اور پھر صلح کی امیدیں۔ اور وہ بھی ہمکو سادہ خیال کیا جاتا ہے وہ بھی ہوگا کہ کوئی امید بر آئی جسکی آجکل انگریز راستی امید بندھی ہو تو ہر لاتی ہانس کی باچھیں کھلی جاتی ہیں اور بغلیں بجا بجا کے یہی کہتا ہے کہ او ہو جی اب تو صلح ہو جائیگی۔ ولایتی رعایا کا صلح صلح رٹنا اگر نا تو کچھ اور ہی پتہ دیتا ہے یا تو بوئروں کی تعداد میں غلطی ہے یا انگریزی فوج کی شمار میں لارڈ کچنر کے اندازے میں اگر بوئر درست ہیں تو پھر الجھن ہوتی ہے کہ انگریزی فوج کی [illegible] تعداد میں [illegible] کلام نہیں [illegible]

اب آنکھیں کھلی ہونگی

روس بہت دنوں تک اپنے آپکو بہت ہی مستقل شاہ سمجھتا تھا۔ بیٹھے بٹھائے جس سلطنت میں چاہتے بغاوت کا شگوفہ چھوڑ دیا۔ اور آپ مزے سے تماشا دیکھ رہے ہیں۔ بیشک سلطنت کا نقصان ہو رہا ہے [illegible] مزے سے تماشہ۔ اور جب فساد سلطنت نے باغیوں کی گوشمالی شروع کی یا صفایا کر دیا اور جب آپ تماشے سے بے خبر بنکر بیٹھے رہے اور لگے خواہ مخواہ بیچ میں پاؤں اڑانے۔ وعظ و نصیحت کرنے یا ڈانٹ ڈپٹ کرنے آٹھ دس سال کے اندر ہماری روس بہت ایسے شعبدے دکھائے گر چکا ہی اب آنکھیں کھل گئی ہونگی حقیقت کھلگئی ہوگی کہ رعایا کا بگڑنا ایسا ہوتا ہے۔ آجکل سلطنت کے بہت بڑے حصہ میں بغاوت کی آگ پھیل گئی ہے۔ روس ہزار جتن کر رہا ہے [illegible] مگر بڑھتی چلی جا رہی ہے [illegible]

اُفسری ہے سو سرک گئی

ابھی توبہ، ہماری گورنمنٹ اور کسی سے دبی ہے ہاں جو ل
لاابالی بہ تو نہ ہوا ہے اور نہ ہو گا - اور پھر کس سے
ڈیون سے معاذ اللہ - کمبخت وہ تو یہ سمجھے - کہ
ہماری گورنمنٹ فقط تارعدل عاریا نواز دفع ہو گئی ہے
اسلئے انہوں نے بندگان خدا کا خون بہانا پسند کیا اور
صلح کی تحریک کرکے ہاتم جبت سے سبکدوش ہو گئی -
ورنہ اللہ اکبر اسکا جاہ و جلال - خداوند آنحضرت جسطرح
اسوقت گردنیں مروڑ کے دھر دیتی - بس جلدی
دشمنوں کو نہیں دیکھا کیسی جیسی دسامانی سے گلا
گھونٹ کے رکھدیا - بیچارہ ان جانگلوؤں کے سامنے
ان لفنگوں کی ہستی ہی کیا - مگر آپ جانتے چیونٹی
کی جب موت آتی ہے تو اسکو پر نکلتے ہیں - انہوں نے
کچھ اور خیال کرکے سرتابی شروع کردی اور لگے
دھینگا دھینگی کرنے - ہماری پیاری گورنمنٹ نے
جب دیکھا کہ حرامی مادر زادوں نے اب پیٹ سے پاؤں
باہر نکالے ہیں تو اسنے بھی بڑھ کے ٹینٹوا لیا - بیچاروں
کی آنکھیں نکل پڑیں ادھر لگے ہاتھ پاؤں جوڑنے
چنانچہ جنرل ڈبلیری نے جو اپنی دلیری پر دلیر ہو رہا
تھا، چین بولدیا اور سمجھنے لگا کہ کثرت رائے پر ہمارا بھی
جہاد ہے اور ادھر کو جلو ہو ن صبر کی ہوا ہے - جنرل
ڈیوٹ بھی چوکڑی بھول گیا - چھکے چھوٹ گئے سب
بہادری اور شجاعت کر کری ہو کے رہ گئی - دریتا ہو
کو سمجھا رہا ہے کہ اب ہوش کی گورنمنٹ سے آگے
ہے نہ بھی - سپاہ تو سر کٹانے سے کمتر خودی نہیں پیدا
کر سکتی - اگر ناک رکھنا اور سلامت چاہو تو مصلحت یہی
مین ہے کہ کان پکڑکے بر دستی کے باوجود اپنے سروں
کو نیچا کردو - اور نیچے سے حلقہ اطاعت کو کانوں
میں پہن لو - اب آپ نے پکا ارادہ کیا ہے ہم پہلی
سمجھا رہے ہیں کہ برٹش سلطنت کا مقابلہ ہی ناممکن

کچھ کھیل نہیں ہے

خواہ مخواہ بھی پنجہ آہنی سے پنجہ لڑانا عقلمندوں
کا کام نہیں - مگر تو بہ ہے لات کا بھوت کہیں
بات سے بھی مانا ہے - آخر بھینگے نا اپنی سزا
کو - اسے جناب اب نہ مانیں گے تو کب مانیں گے
انکی موٹی موٹی آسامیاں تو ہمارے پنجہ میں
تو نہ بچ رہے ہائے توبہ ہائے توبہ کر رہی ہیں - جنرل
بوتھا کا بھتیجا مارا گیا تو سر پکڑ کر رو رہا ہے
اصل تو یہ ہے کہ اسکی گرفتاری سے سبھوں
کے اوسان خطا ہو رہے ہیں - کمبخت بڑا ہی
ظالم تھا - ہماری بہادر فوجکو بہت دق کیا - اب
بیٹھے بولیں کردہ سب بہادری اور شجاعت کہاں
گئی - بیر پڑ رہا تیرے بھی الو کی دم فاختہ ہو رہے ہیں
اگلی تاریخ کی کوششیں ہو رہی ہیں - سادر ہی ہر عالما
ہماری گڑگڑا رہی ہے کہ خدا کرے صلح ہو جائے اور انگریز
کے سکھ نیند سونا نصیب ہو - چنانچہ اب ایک کانفرنس
ہونے والی ہے - دیکھئے دیکھیں کیا گل جو کچھ ہوتی
ہے - اگر جناب کہیں کسی نے شجاعت میں مست
ہوکر شہیدوں کی فضیلت بیان کرکے ملک و ملت
پر جان نثار کر دو نارو دیا - تو کیا دھرا خاک میں
مل جائیگا - بوڑھے کمبختوں کی دُھن تو صحیح ہے - وہ
اور بھی اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ سمجھکر پھر جنگ
لیں گر نہیں - ہمیں اس بات سے مطمئن رہنا چاہئے
جب جنرل ڈیوٹ اور جنرل ڈبلیری کی رگیں ڈھیلی
ہو گئیں تو بھلا اور کسکی مجال جو انکی مخالفت میں
کچھ بکواس کرکے اگر بگڑا بچا رہے اور بیار سر وقت تو
ہم کسیطرح نہیں یقین کر سکتے جبکہ کروگر کی حضرات
نے بھی دم دیکھا کچھ نہیں اب صلح کا وقت کے رہو نگا کر یاچہ
کچھ بھی ہمارا دل تو ان سے جو نخوا ہی رہتا ہے - بکڑی
ہوں تو اپنی باتوں کا اعتبار کیا جائے جناب ایسی

مارے تو غازی مرے تو شہید

لے لیجئے اور سنئے - یک زخم نیک ناشدہ زخم
دگر رسید - ابھی ٹرانسوال کی خبروں سے فرصت نہیں
ملی ہی کہ امریکا سے ایک وحشتناک خبر نکل پڑی خدا
ہی خیر کرے - ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس پیر فرتوت
گرگ باراں دیدہ (آسمان) کو کیا ہو گیا ہے خواہ مخواہ
ہی آئے دن ایک نہ ایک بکھیڑا انکا قائم رہتا ہے -
صاحب اسسے فائدہ ہی کیا - اگر مخلوق خدا کو غارت
ہی کرنا منظور ہے تو ایکمرتبہ خود ٹوٹ پڑے
چلئے چھٹی ہوئی - خس کم جہاں پاک - پھر فردوسی سین
کرے کوئی پوچھنے والا نہیں - ابھی خیر سے چین کی بغاوت
روس کی شورش، چین کا فساد، ٹرانسوال کی
تشویش مٹی ہی نہ تھی کہ آپنے امریکا میں بھی آگ لگا
دی - جزائر فلپائن جو امریکن گورنمنٹ کے ماتحت ہے وہاں
کے مقام منڈناؤ میں مسلمانوں کا ایک جرگہ معمولی
نامی بھی رہتا ہے - آپ جانتے عربوں کی شجاعت و
بہادری تو تمام دنیا میں مشہور ہے - خلفاء راشدین
کا خون جنکی رگوں میں جوش کرتا ہے وہ بھلا کب ہرگز
اسلام کے خلاف کوئی بات دیکھ سکتے ہیں - بجاء امریکن
فوج نے کیا حرامزدگی کی کہ وہ سب کے سب بگڑ گئے -
اور ایسا جوش آیا کہ فوج کی فوجکو ڈھیر کر دیا -
امریکن گورنمنٹ نے جب سنا کہ ہمارے بہادر سپاہی
تو عذاب کی سلطنت سے جاملے تو اسے بھی جوش
آ گیا اور معقول فوج منڈناؤ میں بھیجی - انہوں
نے جا کر ایک قلعہ پر قبضہ کر لیا - عربوں نے
دیکھا کہ یہ تو بری ہوئی - وہ بھی آستینیں چڑھا کر چڑھا
نکل پڑے اور وہ گھمسان لڑائی ہوئی کہ بہادر فوج
کے اوسان خطا ہو گئے - ان کے ۱۵ افسروں کو
تلواروں کے گھاٹ اتارا اور ۵۰ سپاہی تو خوادہ جدا
کرکے چھوڑ دیا - اور ان کا سردار امیر اور چند افسر شہید ہو گئے

روس اور امیر

سینٹ پیٹرزبرگ سے یاروں نے بڑے زور و شور کے ساتھ اڑائی ہے کہ جناب امیر حبیب اللہ خان والی دولت خداداد افغانستان نے ہماری عدل رعایا پرور گورنمنٹ کے خلاف روس سے مصالحت کی ٹھہرائی ہے۔ خدا جانے یہ بات کہاں تک ٹھیک ہے۔ گو ہم بالفعل یقین کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ مگر کابلی پچھاڑوں سے یہ بات کچھ دور بھی نہیں جہاں کہیں تر نوالے دیکھے۔ اسی طرف جھک پڑے اور پھر جناب امیر حبیب اللہ خان صاحب۔ ان جناب کا تو نمبر امیر عبدالرحمن خان مرحوم سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ مگر ہاں ہم یہ ضرور کہیں گے کہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ ضرور امیر نے بھی کوئی دور کی پہلو رکھتے ہوں گے۔

ای حضرت۔ مثل مشہور ہے ع سلام روستائی بے غرض نیست۔ وہ تو یہ جانتے ہی ہیں کہ برٹش گورنمنٹ تو ہماری پرانی مہربان ہے یہ کبھی ہماری دل شکنی نہ گوارا کرے گی۔ آؤ ذرا میاں روس کو کچھ سبز باغ دکھاؤ اور ادھر سے بھی تو کچھ مٹھی گرم کرو۔ پھر دیکھا جائے گا۔

سنا گیا ہے کہ آپ نے کابل میں روسی سفیر کا رکھنا قبول فرمایا ہے۔ روس کی باچھیں کھل گئی ہوں گی۔ کہ لیجئے اب کیا ہے۔ امیر صاحب دم جھانسوں میں آ گئے۔ تو ہندوستان پر چڑھنا کون سی مشکل بات ہے۔ مگر وہ خوب سمجھے ہیں کہ ع کار سعدی بے غرض مطلب نیست۔ امیر صاحب کبھی برٹش سلطنت کے خلاف نہیں کر سکتے۔ جانتا نہیں الولد سر لابیہ کے مصداق ان کے بزرگوار کیسی ... میں وہ چلیں گے ...

عقلمند کی دور بلا

امیر حبیب اللہ خان والاشان کی نسبت عوام کا یہ خیال تھا کہ یہ دانشمند سہی۔ دوراندیش سہی ہوشیار سہی سب کچھ سہی ع مگر وہ بات کہاں مولوی مدن کی سی۔ امیر عبدالرحمن خلد آشیان کی چالوں کو یہ نہیں پہنچ سکتے۔ وہ مجسم شطرنج تھے۔ گھاٹ گھاٹ کا پانی پئے ہوئے تھے۔ غائبانہ شطرنج میں بال باندھی بات کا نشانہ اڑاتے تھے۔ امیر حبیب اللہ خان ہزار عقلمند سہی لیکن تجربہ کار تو نہیں۔ امیر مرحوم کی سی چالیں عرصہ دراز میں آئیں گی۔ انہوں نے ہمیشہ گورنمنٹ کے مخالف لنو ساز باز رکھا اور پھر اس کمال کے ساتھ کہ گورنمنٹ نے انکی اس حرکت کو اپنی خیرخواہی پر محمول کیا۔ کبھی انکی گورنمنٹ سے آنکھ نیچی نہیں ہوئی امیر حبیب اللہ خان کی نسبت جو لوگوں کو ناتجربہ کار کا خیال ہے۔ ہمارے نزدیک انکی غلط فہمی ہے۔ امیر حبیب اللہ خان والاشان کی پالیسی پر ہم نے جہاں تک غور کیا۔ یہی معلوم ہوا کہ یہ بھی امیر مرحوم سے دوراندیشی میں کسی طرح کم نہیں۔ بلکہ انکی نسبت ہمارا تو یہ خیال ہے۔ کاریکہ پدر نتوان کرد پسر تمام کند۔ ان کی پولیٹکل چالوں کا ایک ادنی نمونہ یہی کارروائی ہے جو انہوں نے ملاؤں کی نسبت کی ہے۔ بڑے شوق ذوق سے انکو بلایا بڑے تپاک سے انکا خیر مقدم کیا اور ایک ہی ملاقات کے بعد دودھ کی مکھی کی طرح انکو دربار سے نکال پھینکا۔ یہ تماشا دیکھئے کرامات بھی نہیں۔ اور ملاجی چلے بھی نہیں جاتے۔ بقول انگریزی اخبارات ملاجی اپنی ہتک سے دل برداشتہ ہوئے ہیں اگر یہ صحیح ہوتا تو ملاجی کو گرفتار کر لینے رکھا ہو وہ فوراً ...

معاملہ ہی دوسرا ہے

بظاہر بے تعلقی ہے اور اندرونی تعلق اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ قوانین حکومت افغانستان کی کتاب ترمیم کے لئے اون کے حوالہ کر دی گئی۔ سنا سچ ہے کہ وہ سمجھ میں پڑتے ہیں مگر اسمیں بڑی بھاری مصلحت ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک تو گورنمنٹ بدظن نہیں ہو سکتی۔ دوسرے یہ کہ قوانین کی ترمیم میں ملاجی تعصب سے نفسانی خواہشوں سے کام نہیں لے سکتے۔ امیر صاحب کا مطلب تو یہ ہے کہ دیکھو ملاجی تم خدا کے گھر میں بیٹھے ہوئے ہو۔ جو کچھ کرنا خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کے نیک نیتی کے ساتھ ترمیم کرنا۔ معاملہ فہم اشخاص خود سمجھ سکتے ہیں کہ اگر امیر حبیب اللہ خان ملاجی سے ناراض ہوتے۔ بلکہ اگر ذرا بھی دل برداشتہ ہوتے تو ملاجی کا ایک گھڑی بھی وہاں ٹھہرنا دشوار تھا۔ یہ مانا کہ وہ مقتدا اور انکا ڈر ہے بندہ ملا ہیں۔ لیکن جب امیر صاحب انسے فرنٹ ہو جاتے تو انکا تو اون سے پہلے ملاجی کو دھتا بتا دیتا۔ کیونکہ وہاں تو ذرا سی بات میں نفسی نفسی کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امیر صاحب اور ملاجی کی جو ناچاقی بیان کی جاتی ہے یہ صرف ظاہری ہے۔ اندرخانہ وہی نازونیاز ہے۔ ملا صاحب کا کابل چھاؤنی چھانا اور امیر صاحب کا اونکی نسبت ایسی افواہیں اوڑوا دینا خالی از علت نہیں۔ قوانین ترتیب ہو جانے کے بعد غالباً کوئی گل کھلیگا امیر حبیب اللہ خان والاشان کے جو شیطینی کی نسبت جو روایتیں امیر مرحوم کے زمانہ میں سنی جاتی تھیں اگر اونکا دسواں حصہ بھی صحیح ہے تو امیر حبیب اللہ خان پولیٹکل انتخاب کے منہ سے گل دیگر شگفت ...

کجکلاہ ایران

ایران بھی کوئی سلطنت ہے کہ رعیت تو شہروں اودہم مچا رہی ہے اور آپکو سیر و تفریح کی پڑی ہوئی سبحان اللہ کیا صورت ہے اور بہت خاصے ۔ کیا خوب سلطنت ہوئی لڑکوں کا کھیل ہوا ۔ کہ جب جی چاہا کھیلتے کھیلتے گھر چلے گئے ۔ اور جب گھر سے ذرا طبیعت اچٹی جھٹ سے میدان میں ہو نکلے [illegible] ہم سلطانوں سے ایک ایک کرکے سب کچھ جاتا رہا اور جو کچھ ہے وہ اب ان کرتوتوں سے جا رہا ہے ۔ لکھنؤ انہیں باتوں سے غارت ہوا ۔ دہلی پر ایسے ہی قبضہ ہوا ۔ اب کچھ دنوں بعد ہم یہ بھی سن لیں گے کہ کجکلاہ جھولی ڈالے ادھر ادھر مارے مارے پھر رہے ہیں ۔ خدا وہ دن نہ دکھلائے ۔ مگر بقول شخصے ۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات ۔ ہمیں تو کسی طرح امید نہیں کہ اس چال چلن پر شاہ کجکلاہ کو پنپنا دیکھنا نصیب ہو بھلا فرمائیے اب اسوقت آپکو سفر یورپ کی کیا ضرورت تھی ۔ خوامخواہ تضیع اوقات سے فائدہ انہیں وقتوں میں آپ ملکی انتظام کی طرف توجہ کر دیتے اور پہلے سے پر آشوب وقت میں اور پھر ضروری نہیں بلکہ واجب تھا کہ وہ اپنی قلمرو سے ایک قدم باہر رکھتے ۔ سنا گیا ہے کہ ایران میں متفرق مقامات میں گورنمنٹ کی خلاف لوگوں میں اشتعال پیدا ہو رہا ہے ۔ اور وہ اس ملک میں [illegible]

چڑھ دوڑوں ۔ اب ایران کی تو حالت ہو رہی ہے اور آپ کو نجانے یورپ کی نازک نازک سرخ گال والوں کی کشش کھینچ رہی ہے ۔ یا دہان کی آب و دانہ نے زور کیا ۔ یا خاک گور کی زبردستی ہے ۔ جو آپ ایسی نازک حالت میں پایہ تخت کو چھوڑ رہے معلوم ہوتے ہیں اب حضرت کجکلاہ سلطنت سے بیزار و دل برداشتہ خاطر ہو گئے ہیں ۔ طبیعت ہی نہیں لگتی ۔ اگر فی الواقع وہ اکتا گئے ہوں تو جھٹ پٹ بائیں ہاتھ سے انجناب کو دیدیں خود بدولت دیکھ بھال لیں گے ۔ اور پھر آپ مزے سے جہاں چاہئے اچھلتے کودتے پھریئے ۔ آپ کو کوئی منع کرنیوالا نہیں

ڈکیتیوں کا زور

خود بدولت کی دربار گڑھ میں اضلاع ناسک کے اطراف و جوانب سے متواتر خبریں آرہی ہیں ۔ کہ ڈاکوؤں کی سخت بدمعاشی اور رہزنی کے سبب رعایا پریشان و تتر بتر ہو رہی ہے ۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ پولیس کیا کرتی ہے ۔ اگر پولیس اسمیں جان توڑ کے کوشش کرے تو کیا ممکن ہے کہ ڈاکو نہ گرفتار ہوں یہ سب پنجاب کے نوکروں ہی کی تنک حرامی ہے ۔ خیر دیکھا جائیگا ۔ اے لو آج پھر یہ دوسری آئی ہے ۔ کہ انگلت پوری میں پچھلے ہفتہ جو ڈاکہ مارواڑی جو ہفتہ وار منڈی سے سامان وغیرہ لایا کرتے تھے ۔ ڈاکوؤں کے نرغہ میں آگئے ۔ انہوں گھیر کر خوب کچومر نکالا یہانتک کہ اکثر تمام بدن کو کاٹ [illegible]

چمپت ہو گئے

ان افرادوں سے کوئی یہ پوچھے کہ مال و اسباب تو تم لے گئے اور اسکے ریزہ ریزہ ٹکڑوں کو کن کے لئے رکھ گئے ۔ آہا ہم سمجھے یہ حضرت پولیس کا حصہ بخرا چھوڑ گئے ۔ یہ بھی ہیں بڑے اوستاد بس بس ۔ معلوم ہوا یہی سبب ہے کہ وہ گرفتار نہیں ہوتے ۔ وہیں سنگ بلکہ دو دفتے کے مثل عمل کر رہے ہوں تو کوئی عجب نہیں خیر اچھا ابکی دفعہ تو انجناب چھوڑ دیتے ہیں اب کوئی خبر آوے تو بات پھر انجناب کا فلر غارا [illegible] ہوگا ۔ اور بد انتظام افاسر ملکی انتظام بخدا قصہ ایسا آیا ہوا بھیکاری سب کے سب خاک و خون میں ملا دیے جائیں ۔ انجناب کا دور دورہ اور یہ بد انتظامیاں مگر خیر باقی قصہ تو تھوک دیا جاتا ہے ۔ اور تاکید کی جاتی ہے کہ دیکھو اب آئندہ کبھی ایسی سستی اور کاہلی نہ ہونے پائے ۔ اور اس قسم کی واردات پھر کبھی انجناب کے گوش گذار نہو ۔

انجناب پہلے ہی سے پیشین گوئی فرماتے تھے کہ مسٹر کاٹن کے قدم انشاء اللہ ہمارے حق میں بھاگوان ہونگے ۔ آخر وہی ہوا تمام رعایا بڑا ناز دل سے آپکی شکر گذار ہے ۔ کہ ایسا رحم دل غریب پرور حاکم بالادست بہت کم میسر آسکتا ہے آج ہمیں آپکے اس عہدہ سے سبکدوشی حاصل کرنے سے سخت صدمہ ہوا اور [illegible]

تاوان پر تاوان چڑھ گیا

چینی سلطنت اور اسکی رعایا بالکل اس مثل کی مصداق ہے مدعی سست گواہ چست سلطنت کا تو یہ عالم ہے کہ دول یورپ کی ذراسی بھبکی سے اسکے ہاتھ پاؤن ڈھیلے ہو جاتے ہین۔ رونگٹا رونگٹا تھرتھرانے لگتا ہے اور رعایا کا یہ حال ہے کہ اگر وہ توپ کے منہ سے بھی باندھ دیجائے جب بھی مرنے مارنے کے لئے آستین چڑھانے کو مستعد ہو جاتی ہے۔

چینی باغیون نے خوب اچھی طرح دیکھ لیا کہ دول یورپ کی طاقت کے مقابلہ مین ہم تو کیا ہماری سلطنت بھی ہین بول گئی۔ کیونکہ خواہ مخواہ بھیجے بیٹھے ہار جاتے۔ بلکہ اپرا غیرا نتھو خیرا غرض ایک سلطنت کے پیچھے سبھی تو پل پڑے ہین۔ وہ بیچاری کرے بھی تو کیا کرے۔ اسلئے اوسنے تو مصلحت وقت کے خیال سے کنی بچالی۔ سپردم بتو مایۂ خویش را۔ کہکے سر جھکا لیا۔ اور عجز و انکسار سے یہ ثابت کر دیا کہ سلطنت چین مین نہ تاب مقابلہ کا دم ہے نہ آیندہ کبھی ہوگا لیکن باغیون مین سے بعض فرنگی سے بگڑے بیٹھے ہین۔ وہ دول یورپ کے ہی مخالف نہین بلکہ سلطنت چین کی بزدلی سے اوسکی بھی مخالف ہوگئے۔ چینی فوجین جو زر تاوان وصول کرنے کو دوڑ لگاتی ہین وہ اسکی بھی خبر لے ڈالتی ہین۔ گذشتہ جولائی مین مقام چینگشنگفو کے باشندون نے بھی ایک رومن کیتھولک پادری کا شکار کیا تھا البتہ زر تاوان کا کچھ حصہ ان کے ذمہ بھی ڈالا گیا۔ چینی فوج جواب وصول کرنے کو گئی تو ان باشندون نے دھتا بتائی اور کہا کہ تمہاری عقل جاتی رہی ہے ہمنے تو ایسا کام کیا تھا کہ ہمکو انعام دیا جاتا کیونکہ ایک پادری کو نیست و نابود کرکے اپنی سلطنت کو اسکی کنگال سے بچا لیا سلطنت یہ تھا ۔۔۔

بس جلو جانے دو

جہالت ہو چکی۔ اپنی حماقت شعاری اور جانبازانہ شورش کا جلدی سے جرمانہ ادا کر دو تا کہ اس سلطنت سے بلا ٹلے سلطنت کو بھی بیفکری ہو جائے۔ اور تم بھی امن و امان پاؤ۔ غرض خوب جتنے ہزار سمجھایا لیکن ان نابکارون نے ایک نہ مانی۔ اور مشت مشت کیلئے تیار ہو گئے۔ بجائے زر تاوان ادا کرنے کے اونہون نے ایک فرنگ پادری کی گردن اوڑا دی اور اپنی بہادری اور جوش کے اظہار کے لئے اُس پادری کا سر ایک لمبے بانس پر چڑھا کے تین روز تک گلی کوچون مین لئے پھرے۔ ہون کے گشت سے تمام قصبہ کے باشندون مین جوش پیدا ہو گیا۔ فوجین جو بلوہ فرو کرنے کے لئے بھیجی گئین اُنسے بھی دو دو ہاتھ کی ٹھہر گئی۔ باغی چونکہ سب بپھرے ہوئے تھے اونہون نے آؤ دیکھا نہ تاؤ آنکھین بند کرکے فوج پر ٹوٹ پڑے۔ ۔۔ سپاہیون کو تو عدم آباد پہنچا دیا۔ اور تقریباً ڈیڑھ سو کو عدم آباد کا رستہ بتاکے چھوڑ دیا۔ وہ فوج تو وہان سے سر پر پاؤن رکھکے اوڑنچھو ہو گئی۔ باغیون نے اسکا پیچھا چھوڑ دیا کیونکہ درحقیقت چینی فوج سے اونکی خاص کاوش نہ تھی۔ اپنی حفاظت کی غرض سے اوسکا مقابلہ کیا تھا غرض جب وہ اونکے مقابلہ سے ہٹے تو پھر اپنے شکارون کو ڈھونڈھنے لگے۔ چینی باغیون کے شکار کون؟ وہی یسوع مسیح کے معصوم بچے۔ جو تمام دنیا کو جنت مین ٹھونسنے کی فکر مین سات سمندر پار سے آئے ہین۔ گھر بار۔ جورو بچے چھوڑ کر اس دنیا کے دوزخ مین آ پڑتے ہین اور اپنے مذہب کا نہین بلکہ اپنی سلطنت کا کفارہ بنکر لوگون کے عیسائی بنانے کی کوشش مین مصروف ہو جاتے ہین۔ اور پھر جب موقع دیکھتے ہین تو ہم بھی ہین پانچوین سوارون مین کہکے اپنی

سلطنت کا کھونٹا

ٹھونک دیتے ہین۔ اور پھر اس تاک مین لگے رہتے ہین کہ اگر اس کھونٹے کی ذرا بھی جڑ اکھڑ جائین۔ تو اسی بہانے آفت برپا کرا دین اور اپنی سلطنت کو یہ موقع دین کہ وہ دوسری سلطنت کا حق بھی دبوچ بیٹھے جیسا کہ چینی معاملہ سے ان معصوم بچون کی کارروائی صاف ظاہر ہے۔ چینی رعایا چونکہ انکے اصول کو اچھی طرح سمجھ چکی ہے اسلئے وہ اونکو نیست و نابود کرنیکی فکر مین لگ گئی جتنا اوس سے ہو سکا صفایا کیا۔ اور جتنا ہو سکیگا کریگی۔ بہرحال اوسکے تیور سے یہ پایا جاتا ہے کہ کرکے چھوڑیگی۔ غرض وہ باغی اپنے شکار کی تلاش مین مصروف ہو گئے۔ چونکہ وہ چھوٹا سا قصبہ تھا اسلئے وہان دو چار ہی پادری تھے ہلچل شروع ہوتے ہی وہ کہین ادھر اودھر ڈبکی لگا گئے بڑی سرگرمی کی تلاش سے باغیون کو صرف ایک دو یسوع مسیح کا معصوم بچہ ملا۔ اسکو انہون نے نہ تو قتل کیا۔ نہ پھانسی پر چڑھایا بلکہ سینت کے رکھ لیا ہے۔ معلوم نہین اوسکا کیا حشر کرینگے اور اوسکا پلپ کاٹنے کے لئے کیا تجویز تصنیف کرین گے۔ یہان باغیون کی سرکوبی کیلئے اور فوج روانہ ہونیوالی ہے۔ اسکے ساتھ غالباً فرنچ کی فوج بھی ہوگی۔ وہ باغی معدودے چند ہین کیا مقابلہ کر سکین گے۔ یہ فوج جاتے ہی اونکا خاتمہ کر دیگی اور مزا یہ ہوگا کہ ایک دو پادریون کے بدلے سیکڑون چینیون کو مار ڈالیگی۔ وہ کفارہ الگ رہا اور زر تاوان کا صدقہ الگ رہا فرنچ گورنمنٹ سود در سود کا حساب کریگی چینی سلطنت عجیب کشمکش مین مبتلا ہے۔ ہر طرح اسیکی شامت ہے۔

معرکہ آرائی

میونسپلٹی اور ہم

اُڑ ڑ ڑ دھڑام

نمستر پُلصراط

ناظرین پنچ بہادر تو پُل صراط کی باریک سُرخی دیکھکر بہت ہی چونکتا ہوئے ہوں گے اور فرماتے ہونگے کہ ہیں۔ این گل دیگر شگفت۔ حضرت یہ کوئی گھبرانے اور تعجب کی بات نہیں ہے۔ اصل پلصراط تو آپ جانتے ہیں کہ وحدہ لاشریک نے بغرض شناخت بندگان نیک و بد کے لیئے بنائی ہے۔ جسپر سے ہم سب کو جانا ہوگا۔ جو خدا کے نیک بندے ہیں وہ ٹرمیو ہی کے گھوڑوں کی طرح دوڑتے چلے جاینگے۔ اور بدبخت بدبین وہ ایسے گرینگے جیسے بائیسکل شوکھاکر گرتا ہے۔

غرضکہ پروردگار نے اس پُلصراط کا امتحان قیامت پر منحصر کیا ہے مگر حضرت کھنڈوہ کی میونسپلٹی کو خدا رہتی دنیا تک سلامت رکھے اسنے بھی بغرض شناخت نیک و بد باشندگان شہر و مسافرین دیگر احاطہ کے لئے بیچوں بیچ شہر بلکہ چوک کے لگ بھگ ایک نالی اجی نالی کیا خاصا نالا ہے جو تخمیناً ۵ فٹ گہرا ہے اور آٹھ فٹ چوڑا۔ اسپر طرہ یہ کہ زیر کھلا ہوا ہے اور مزہ یہ کہ پچھم کیجانب ایک فٹ دیوار سڑک سے اوپر کو اونچی ہوئی ہے اور لطف دیکھیئے کہ شہر کا گندا پانی اسی نالے میں سے جاتا ہے۔ غرضکہ یہ نالہ بمنزلہ پُلصراط کے ہے۔ چنانچہ جب سے یہ تیار ہوا ہو سنا گیا ہے کہ پانچ نفر اچھے خاصے ہٹے کٹے اسکی بھینٹ چڑھ چکے۔ افسوس کہ ہماری میونسپلٹی کی آنکھیں نہ کھلیں وغضب خدا کا۔ اس غفلت کا بھی کچھ ٹھکانا ہے) زیادہ بجز اس کون کریے ع

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

مگر ایک تازہ کیس سُننے کے قابل ہے ۔ ۳۰ اپریل کو ایک مسافر پچھلے رات کو اسی جانب چلا جاتا تھا کہ سڑک کی طرف جو نالے کے اوپر دیوار ہے اسکی وجہ سے اسکو معلوم ہوا کہ اسکے آگے بھی سڑک ہے۔ جوں ہی داہنا پاؤں اُٹھا کر دیوار کے اُس پار رکھا تو دھم سے نالے مین جا پڑا۔ وہ تو خیریت ہوئی کہ رات زیادہ نہ گذری تھی دوکاندار جاگ رہے تھے اڑ ڑ ڑ دھڑام کی آواز سُنتے ہی سمجھ گئے کہ ضرور کوئی نیا شکار پھنسا مگر وہ لوگ جو رحمدل جھٹ پٹ دوڑ پڑے۔ اور فوراً حضرت کو نالے میں سے نکالا۔ ایک ممبر صاحب بھی اتفاقیہ ہچکولے کھاتے ہوئے موقع واردات پر آپہنچے دل لگی دیکھیئے کہ یہ نالہ ممبر صاحب سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ جانتے یار لوگ کب چوکنے والے ہیں۔ ایک حضرت اون سے پوچھ ہی تو بیٹھے کہ کیوں قبلہ ایسی حالت کبتک رہیگی۔ آخر انصاف بھی تو کوئی چیز ہے۔ اگر روشنی کا انتظام غیر ممکن ہے تو اس پُلصراط کا تو انتظام کیجئے۔ اول تو کل شہر کی نالیوں کا پٹاؤ ہونا چاہئے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو چوک کی نالی کا تو ہوجائے کیونکہ وہاں سیکڑوں آدمیوں کا ہجوم رہتا ہے۔ نالے کی اسقدر گہرائی کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اور اگر (کسی مصلحت سے) تھی بھی تو پاٹ دینا ضروری تھا۔ اسکے پاٹ دینے سے دو فائدے ہیں۔ اول تو بدبو سے امان ملے گی۔ دوسرے یہ کہ آدمی اور جانور گرنے سے محفوظ رہینگے۔ خیر جو کہ یہاں کی میونسپل کمیٹی کے جس پہلو پر نظر ڈالی جاتی ہے وہی پہلو ایک بھدے اور بیڈول صورت میں نظر آتا ہے۔ مُ

ہمیں امید ہے کہ میونسپل کمشنر صاحب ضرور انتظام کی طرف توجہ فرما کے رعایا کے ہر طرح آرام کا خیال رکھیں گے۔ چند باتیں جو ہمنے اس مین لکھی ہیں اسکا ضرور انتظام فرمائیں گے۔

(نوٹ) ہم ایک عرصہ تک اس مضمون کا سلسلہ رکھیں گے۔ آئیندہ مضمون مین مسٹر گوبندرام منڈلوئی ممبر میونسپل و مسٹر راماساہ آنریری مجسٹریٹ کے مختصر حالات لکھیں گے

ساقی نامہ

آشناؤں سے گر ایسے ہی جو ہو سیر آئے
تو ڈبو دونگا میں دریا میں سفینہ بھر کر

بقیہ

خیر خواہ عالم مسٹر قیامت نگار ازکھنڈوہ

آیا جو موسم گل تو یہ حساب ہوگا
ہم ہونگے یار ہوگا جام شراب ہوگا

پیارے پنچ تسلیم۔ ایک عرصہ گذرا کہ یاران جلسہ کو علیک سلیک کی نہیں ٹھہری۔ گو طبائع شوخ کے دلوں کا اقتضا نہ تھا کہ منہ بند کلی کی طرح منہ میں گھنگنیاں لے بیٹھائیں۔ مگر آپ جانتے ہیں ستم رسیدگان زمانہ دعا پر جب آفات و مصائب کا دھاوا ہوتا ہے تو اکثر بنارس والی نواب جان کی کالی کالی زلفوں یا زیر ناف کے دونوں نیوں کی طرح تتر بتر ہی کرکے چھوڑتا ہے مگر میں آج خدا کا لاکھ لاکھ شکر کرتا ہوں کہ حضور عالی کے دربار گہر بار مین مع یاس و احباب بعلین قران زہرہ و مشتری کے مبارک ساعت مین حاضر ہوا ہوں لیجئے کچھ سُنئے اور دونوں ہاتھوں سے سیاقی کرتے ہوئے واہ واہ کہتے جائیے۔

مادر شمل۔ یہ جشن عزیت کو دل زیبا حق +

بیمار ہو ایسا کبھی جیسے ہوگا ، پھر سبحان اللہ خرم
ہر روز کیا کہنے - واللہ کسی حکیم کی جوتی کا شور ہے - مگر
بار بار ذرا سنبھلے - ہمیں سے کہیں ڈاکٹری اونگھ
میں نہ آجاؤ - نہیں تو لینے کے دینے پڑ جائینگے -
اور جنت میں کٹھ پتلی کی طرح ادھر ادھر ناچتا پھر
پھرو گے - پھر خواہ مخواہ بے ناحق افسوس ہوگا -

ظہیر :- جنت میں بھی سے سر جھپڑا انکار
نہ ہوگا ، جیسا تو زمانہ میں ضبع تو نہ ہوگا ، آخر
کہتیں مولانا کیا غضب ہے - ہائے سو شکست رنگ
شباب ہے و ہنوز رعنائی ، دوران ملک کر نادمی ہنوز
آنکھائی ہے جنابعالی بڑا پاپ ہے - خیر جنت میں تو
اللہ میاں نے آپکے لیے بنا رکھی ہے - اب یہاں
پر تو رحم کیجیے - مگر ان میں بس وقت کیلئے
کچھ نہیں کہہ سکتا کہ دونی جوتی کا نقل
بھی پاس ہو - پھر مزہ ہی میں ہیں - اور چلئے
لوٹنے ہو جاہے کیجیے ہم چلنے پھرنے نقل آر
ہیں لنسیلیم

متین :- کتاب ہے شباب ہمسر ہت بیباک کا
مجھے ، ب وصل اگر جا ہو تو انکار نہ ہوگا ، دن
دونی رات ہو گئی ہے - بیٹھ جاؤ ، سن رکھے
ع درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست ،

محشر :- واعظ گو بدی بادہ پرستو کی
مبارک ، بندہ کبھی بہکے گنہگار نہ ہوگا - آپ
بہشت وہ تو دیوانہ ہو گیا ہے - پاگل ہے -
بھلا رندان بسیر نوش کی برائی کر کی اچھی آپکو
جانئے لکے نقال وہ خبیس ہے -

شہیر :- سوف وہ وسوسہ ہے ، بھی کچھ
کا فتنہ ، کیا طالع عاشق ہے کہ بیدار نہ ہوگا
سے جناب کس خیال میں ہیں آپ - وہ تو اٹھتے
بیٹھتے سوتے جاگتے ہر وقت آفت برپا کرتے
... ہیں ... نہیں ستا ... ع فتنہ ...

ہے کہ درفتنہ باز ہے جو بھکتے ہم کھڑے ہیں -
اس بجھے میں کہیں سر عشقوں کی نہ ٹھہرائے گا -
باقی فردائے شب !

بقلم

آیا جو موسم گل تو یہ حساب ہوگا
ہم ہونگے یار ہوگا جام شراب ہوگا

راقم

مولانا فتنہ مدظلہ العالی

اوستاد جی کا ماتم

اللہ اللہ ایک قوام کا غم - اوس پر سفید بال
کا ستم - مرے پہ سو درے - لال مضمون ہے
المیہ یوں ہی پہلی سی چہل پہل نہ تھی اوستاد
کی بے محل موت نے اور بھی طبیعت اوچاٹ
کر دی - یاران جان نثار پرسے کو آتے ہیں -
تو اور بھی غم تازہ ہو جاتا ہے - جس وقت انکی
شفقت بزرگانہ یاد آتی ہے تو کلیجہ منہ کو آتا
ہے - اور انکی وفاداریوں سے غربت میں وطن
سے زیادہ لطف تھا - ہاں مولانا سینچ
ندا کان لگاکر سنیے - کوئی زہرہ جبین نیچے
سُر دن میں الاپ رہی ہے - سوز نازک نازک
ہاتھوں سے کیونکر ماتم کر رہی ہے -

نوحہ

رو رو کے بیان کرتی ہی کہ جو شمائل استاد سرکے
کیوں جور نہ ہو فرط الم سے دل بسمل استاد سدھارے
اب کون سکھائیگا ہمیں گانا بجانا محفلیں کس کی
معشوق بنایا کسکو جس کو میں سائل استاد سدھارے
اس چرخ نے غربت میں ہمیں آستایا یہ ظلم کیا یا
آفت ہوئی کیسی کہ کمر ٹھیک نازل استاد سدھارے
... میں مری ... نہیں لگتی ...
... غم ... ہو گئی ... محفل استاد سدھارے

یار و نے تو کیا کچھ نہیں سمجھایا بجھایا پر صبر نہ آیا
اب ہو گیا کس طرحسے بچپن دل بسمل استاد سدھارے

راقم

مسٹر ادیب

حیدرآباد کا محرم شریف

یہاں کا محرم بھی ماشاء اللہ سے دنیا آپ ہی نظیر ہوتا ہے - اگرچہ تعریف و توصیف گنتی ہی سکتے ہیں مگر لوگ یہاں تماشا اسقدر کثرت کے سمجھتے ہیں کہ ہندوستان میں کسی جگہ نہ ہوتے ہونگے یہی وجہ ہے کہ پانچویں تاریخ کو حضور نظام دام ملکہ کا لنگر نکلتا ہے جسمیں تمامی فوج باقاعدہ و باقاعدہ بہت سج دہج کیساتھ نکلتی ہے اور پانچویں سے ادیں شب تک مہاراجہ کشن پرشاد بہادر و دیگر علمائے رئیسا کے یہاں درباریوں کی ڈیوڑھی پر اسقدر مجمع ہوتا ہے کہ راستہ چلنا دشوار ہو جاتا ہے - حضرات اس زمانہ میں اپنے اپنے مکانات کو خاص طور پر آراستہ فرماتے ہیں اور عام طور پر ہر شخص کو آنیکی اجازت ہوتی ہے - اور ... کا گشت ہوتا ہے - اور ... سوار ... اسقدر مجمع ہوتا ہے کہ جسکا ... نہیں سواری کیساتھ ... سرکاری روشنی کے ہجوم مشعلین ... کی ... جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سڑک پر آگ لگی ہوئی ہے - صبح کو بی بی کا علم نکلتا ہے ... کیساتھ حضرات شیعہ بھی بکثرت ہوتے ہیں - ... کرتے ہوئے جاتے ہیں - اس مرتبہ حضور نظام کی سواری مبارک بھی نکلی تھی - مجلس عزا بھی اسقدر ہوتی ہیں کہ ذاکرین کو ایام محرم کی ... نہیں ملتی - ہر سال لکھنؤ سے مرثیہ خوان بلائے جاتے ہیں - جنمیں ہزار ہا روپیہ خرچ ہوتا ہے چنانچہ اس سال شیر ... بہادر حضرت عارف کو اور ... بہادر نے حضرت ... کو اور ... بہادر نے حضرت رشید کو بلوا کر انکے مرثیہ ... تصنیف ... سامعین کو محظوظ فرمایا ... علی ... بہادر ... سے حضرت ... تشریف لانیوالے ہیں ... مجلس کی گرمی ... شہر ... میں کو محرم ختم ہو جاتا ہے مگر یہاں ... تک ... بھی ... تماشے ہوتے ہیں ...

امید بندھ گئی

الفت کا عجب مزا ہے کہ یہاں وہی بقرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی -

از کہ مزاج پیچ۔ معشوقوں کے سرتاج پیچ۔ عاشقوں میں جانباز۔ محبوبوں میں سرفراز پیچ۔ دولہا پیچ نوشاہ پیچ۔ سہرا جلوہ کے ماہ پیچ۔ تسلیم کا عطر۔ کورنش کا خوشبودار تیل۔ آداب کا پان و بندگی کی الائچی۔ مجرے کی لونگ پیشکش ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

بھئی معانقہ مصافحہ کی سہی نہیں۔ یہیں ٹھہرا دکنی آدمی میرے کو پیٹ میں منڈی ڈالنا آتا ہے۔ آپ آپ کا (اپنا) توند شریف بڑھاؤ۔ یعنی پیٹ میں منڈی تو ڈالنے ہو۔ مگر زور کو ٹھسا (ڈھونسا) نہ مارنا ورنہ میرا توند شریف ہی پھٹ جائیگا۔ قیر (خیر) آپکی جیسی مرضی۔ مگر حضرت آپنے کچھ اور بھی سنا۔ امید بندھ گئی واللہ امید بندھ گئی۔ قسم سجدا امید بندھگئی۔ لاحول ولا قوۃ تم بھی بالکل پہاڑی طوطے ہو۔ امید بندھ گئی رٹے جاتے ہو۔ آخر اسکا مطلب مطلب کیا۔ بس یہی امید بندھ گئی۔ واللہ باللہ امید بندھ گئی۔ ارے بھئی کچھ کہو تو سہی کس بات کی امید بندھ گئی؟ کیا غیر ملکیوں کو دکن میں پیر قدم جمانے کی امید بندھگئی۔ جی نہیں تحضیر (تقصیر) قدانقاستہ (خدا نخواستہ) انکا خدم (قدم ہی) کیوں جمنے لگا ادہر ان ناخ شناس (ناحق شناس) خدد رائج (دہر روان ہی) اب کون ہے۔ جو لوگ نے گئے سو گئے اور باخی (باقی) بھی نکال دیئے جائینگے۔ یہ لوگ ہمارے سب محرم (محترم) بہیں سے۔ پہہ کیا فنانس یا ہمار

سکرٹری کے معتدی کے لئے یا مجلس عالیہ عدالت کی میر مجلسی (یا ہائیکورٹ کے چیف جسٹس) کے لئے آپ منتخب ہونے والے ہیں۔ نکو تحضیر (نہیں تقصیر) یہ بھی نہیں فنانس کی معتدی مسٹر واکر کو مبارک اور ہوم سکرٹری کی معتمدی عماد جنگ بہادر باخی (باقی) کا اسطرح ادہم لگا لیجئے۔ مگر میرے کو اس سے کیا۔ تو پھر کیا قانون اشخاص قانون پیشہ کی ترمیم ہوگی جس سے وکلا کی آزادی کی امید بندھگئی۔ نکو جناب یہ بھی نہیں اگر خانون اشخاص خانون پیشہ (قانون اشخاص قانون پیشہ) کی ترمیم ہوگی۔ تو وکلا خوش ہوں گے۔ یا سول جنکو دادرسی کا پورا پورا سوخع (موقع) ملے گا۔ میرے کو اس سے بحث مطلب نہیں۔ واللہ تم بھی عجب احمق الذی ہو۔ آخر دکنی ہونا۔ ایک امید بندھگئی کی رٹ لگا رکھی ہے۔ کچھ بکتے وکتے نہیں۔ آخر کیا امید بندھگئی۔ کیا کسی زن عقیمہ کو آثار حمل پیدا ہوے۔ نکو یہ بھی نہیں۔ پھر کیا کسی عاشق کو بیوفا معشوق سے ملنے کی امید بندھگئی۔ جی ہاں اب آئے سمجھ کو (سمجھکے) بیچ میں۔ یار چہ اگر یہی بات تھی تو پھر یہ کون ایسا معمہ تھا جسکو آپ سمجھتے نہ تھے۔ ارمان عاشق و جدائی و فراق تو آجکل لڑکوں کا کھیل ہوگیا اس میں بات ہی کیا انگی تھی۔

جی نہیں تحضیر (تقصیر) یہ بات نہیں ہے میں نے بولا کہ اب آئے سمجھ کو بیچ میں۔ اسکو آپ یہ نہ سمجھو کہ تم کو سمجھ گئے۔ بھئی تمہارا استعاری سمجھ میں نہیں آتا خدا کے لیئے جلدی کہہ ڈالو۔ حضرت جو آپ سمجھے ہے تو ٹہیک مگر یہ تو صرف یہی کہ بیضابطہ تو سکڑوں مرتبہ اوس ناگفتہ بہ گڑبڑی نا گفتہ ادی کا وصال ہوا

مگر اب باضابطہ ملنے کی کوشش ہے اور ملنا بھی کیسا ہمیشہ کے لئے۔ مدۃ العمر تک (تک)۔

سنو واخعہ (واقعہ) یہ ہے کہ آج میرے کو شہر اوتو یہ وحشت جو سوار ہوئی تو میں نے بولا چلو آج ذرا باغ عامہ کی ہواخوری کر آؤں بولکہ پھر کیا تہا کوٹ پتلون اور ہیٹ سے لیس ہوکر باغ عامہ کو جاکو (جاکے) مغرب بعد واپس ہوتے تک ایک دوست سے ملنا بول کو میں نے ملنے کو گیا۔ دوست سے مل کو ۱۲ بجے رات کو غریب مکان کو چلا۔ افضل گنج کو پل کو پاس میرے کو ایسا معلوم ہوا کہ کوئی آدمی نے میرے پیچھے نہایت تیزی سے آرہا ہے۔ میں نے کہڑا ہوگیا اور پلٹ کر دیکھنا بولکو دیکھنے والا تھا کہ اتنے میں میرے سیدھو بازو سے ایک ضعیفہ عورت نے نہایت تیزی سے نکلی اور قدم اوٹھاتی ہوئی تیزی کو ساتھ آگے بڑہی۔ میرے کو تعجب ہوا بلکہ بہت حیرت ہوئی کہ ایک بڈھی ۶۰-۷۰ برس کی عورت نہ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔ اس تیزی سے کیوں جا رہی ہے۔ بولکو میرے کو بہت تعجب ہوا۔ اور کیا بات ہے بولکو میں نے سوچتا ہوا اوسکے پیچھے چلا۔ تھوڑی دور جاکو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بڈھی نے ایک بنگلہ انگریزی وضع کے مکان میں گھسی۔ میں نے بھی اوسکے پیچھے پیچھے دبے پاؤں گھسا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک کمرہ میں ایک کوچ پر ایک خوشرو (خوشرو) نوجوان گبھرو مغموم لیٹا ہوا ہے۔ بڑھیا نے پہنچتے ہی ایک فراشی تعظیم گھٹنوں سے جھک کی ادا کی [illegible]

بڑھیا۔ میاں صدخے (صدقے) گئی واری گئی۔ تم نے تمہارا (اپنا) حال ایسا کیوں بنا ڈالے لیو اٹھو [illegible]

نوجوان۔ (آہ سرد بھرکے) بڑی بی نصیحت کی ضرورت نہیں۔ تم تمہاری نصیحت رہنے دو۔ آپ بھی کیا قہر لائے (بڑھیا) لیو تمہاری معشوقہ [illegible]

[illegible] زندگی (جلدی) آئیو !
بڑا شیفتہ ۔ نوجوان صاحب نے خط لیکر پڑھا آہستہ
آہستہ پڑھنے لگے ۔ بڑھیا نے بولی کہو شیفتہ کی
[illegible] نہیں ۔ پکار کر پڑھو ۔ ہم نے بھی سنیں کیا لکھا
ہے ۔ نوجوان ۔ سنو مگر تم نے تو سب معلوم [illegible]
تمہاری خاطر [illegible] (مضمون خط)

میرے پیارے دلبر ! [illegible] میں جب سے [illegible] جوان [illegible]
[illegible] عالم میں [illegible] گمان [illegible]
پیارے تم خفا (خفا) ہو گئے ۔ آ بوسے کرکے [illegible]
بعد [illegible] ۔ تم خفا مت ہو [illegible] شادی
کر دینے پر راضی ہو گئیں ۔ [illegible] تم [illegible]
[illegible] ہم بھی ہو گئے ۔ بس تم ہو اور ہم ہیں ۔
پھر سے پیارے مجھ کو تمہارا [illegible] (اپنی ہی لونڈی) ہو
[illegible] مال و زر میرے [illegible]
خط ۔ راقم خادمہ ۔ بڑھیا ۔ کیوں میاں [illegible]
کو حق الخدمت کے علاوہ انعام دو گے یا نہیں ۔
نوجوان ۔ پچاس روپے (دیکر) بڑی بی [illegible]
جو تمہاری خدمت (خدمت) کروں [illegible]
خط نہیں لائے اعجاز مسیحی دکھائے ۔ ورنہ [illegible]
والدین نے تو نسبت بھی قطع کر دی تھی ۔ خیر [illegible]
اب امید بندھ گئی ۔ خیر خدا کا شکر ہے [illegible]
راقم [illegible] ۔ از حیدرآباد دکن

رفو چکر شد

لیجئے صاحب وہ صاحب ایک ہی رات میں [illegible]
[illegible] ہو گئے ۔ ابھی [illegible]
تصویر جسکی نسبت گذشتہ ہفتہ میں [illegible] کا مضمون [illegible]
نے ناٹک کی قدر دان کے عنوان [illegible] لکھا تھا ۔ گو
ہمیں اونکا نام و نشان [illegible] مگر [illegible] مشہور [illegible]
میں نکلا ۔ [illegible]
[illegible] ہو گیا ۔ [illegible]

سنگل کی [illegible] ہو گئے
[illegible]
کہ خدا [illegible] کھانے کو ۔
جب حیدرآباد ہی میں [illegible]
کیوں [illegible] ۔ خیر [illegible] غنیمت [illegible]
[illegible] باقی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] ہم بھی [illegible] زندہ صحبت باقی
[illegible] خاموش ہو جاتے ہیں ۔ راقم ایک ناٹک کی [illegible]

گورداسپور میں طاعون

[illegible] وقت سب پیر و جوان [illegible] بیٹھے ہیں
گئے وہ جنکو جانا تھا [illegible] تیار بیٹھے ہیں
جہاں غفلت [illegible] طاعون نے [illegible]
کہ ہاں اے زندگی ہم بھی بس [illegible] بیٹھے ہیں
عجب ایک یاس کا عالم [illegible] گھر گھر
جنہیں دیکھو [illegible] سرگرم استغفار بیٹھے ہیں
[illegible]
کوئی دم توڑتا ہے [illegible] سب یار بیٹھے ہیں
کسیکو [illegible] کی شدت ہو
بہت آسودہ [illegible] بہت بیمار بیٹھے ہیں
تپ آئی اور [illegible] گلٹی [illegible]
اجل آ جا [illegible] جلدی کہ ہم تیار بیٹھے ہیں
نہ دن [illegible] آتا ہے نہ شب کو نیند آتی ہے
یہ جینا ہے تو اس جینے سے ہم بیزار بیٹھے ہیں
بیماری زندگی ہے واقعی بس [illegible]
[illegible] موت کے [illegible] رات [illegible] بیٹھے ہیں
[illegible] عجب [illegible] کا عالم [illegible]
جہاں [illegible] بیٹھے ہیں
عزیز [illegible] عالم [illegible]
[illegible] بیکار بیٹھے ہیں

گئے ہیں [illegible]
ہم ایک [illegible] غفلت [illegible] میں
امیروں [illegible]
[illegible] اخبار بیٹھے ہیں
[illegible]
[illegible] بیٹھے ہیں
طبیب [illegible] جاتے ہیں [illegible]
جہاں [illegible]
نہیں [illegible]
عجب ایک بیکسی ہے لوگ [illegible] بیٹھے ہیں
[illegible] حکیم [illegible]
نہیں پرسش [illegible] جو بیمار بیٹھے ہیں
گئے طاعون سے [illegible]
الٰہی رحم [illegible] دو چار بیٹھے ہیں
راقم ۔ [illegible]

ہر کجا [illegible]
[illegible] گورداسپور [illegible]
شیخ سعدی نے [illegible] مخلوق کو [illegible] کر دیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ایک اخبار ناقل ہے کہ [illegible] میں ایک میم
گاڑی پر جا رہی تھیں [illegible] میم صاحب کی [illegible]
[illegible] آواز پر [illegible]
[illegible] میم صاحب [illegible]
حرکت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] میم صاحب
[illegible]

خضاب لاجواب پسند خلق عام

ناظرین ایک نادر تحفہ آپکے پیش نظر کرتے ہین جو کئی سال سے تجربہ و کوشش بلیغ سے مرتب کیا گیا ہے ۔ وہ تحفہ کیا ہے (خضاب لاجواب) مانند تیل کے ہے ۔ برش سے بالونمین لگایا جاتا ہے ۔ پانچ منٹ مین بال سیاہ ہو جاتے ہین رنگ نہایت عمدہ دیتا ہے ۔ اور لطف یہ کہ بال نرم اور چمکدار رہتے ہین ۔ اسکی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے ۔ جس سے ہر شخص فائدہ اُٹھا سکے قیمت فی بکس ایک روپیہ محصول ذمہ خریدار پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جاتا ہے ہر درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل ہوگی ۔ ہمارے پاس صدہا سارٹیفکٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہین ۔ لیکن بوجہ عدم گنجایش چند ۔ صاحبان کے نام نامی ذیل مین درج کرتے ہین آپ اپنے اطمینان کیلئے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہین ۔

(۱) آقا حسن علی صاحب بال گنج کلکتہ (۲) شاہ احمد صاحب (۳) بابو امیر علی صاحب مہتمم مطبع دلگداز (۴) محمد حسین صاحب کورٹ ماسٹر رسالہ جیکب آباد (۵) حکیم امام علی صاحب کٹرا بابا نارہ کلکتہ ۔

بالچٹ یہ ایک قسم کا گلاب ہے ۔ جہانکے بال گرانے منظور ہون وہان تھوڑا سا لگا دیجئے بال فوراً گر جائینگے لطف یہ ہے کہ سوزش ذرا بھی نہین ہوتی ۔ قیمت فی شیشی ۸ھر ۔

علاوہ اسکے ہمارے یہان ہر قسم کی ادویات موجود ہین ۔ جسکی کیفیت الگ فہرست مین درج ہے بذریعہ خط و کتابت قیمت کا فیصلہ کر لین ۔ المشتہر

حضرت مولانا ۔۔ یزدانی سید ۔۔ جملہ ۔ بی

اسلامی دنیا

فرڈینینڈ ڈیوک شہزادہ بلگیریا نے معہ اپنی بیوی شاہزادی الیزابتھ اور اپنی بچی کے ۱۹ ذوالحجہ کو حضرت سلطان المعظم کی خدمت مین بمعیت سفیر مقیم سراے یلدیز مین شرف باریابی حاصل کیا ۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی ۔ روانگی کے وقت حضرت ظل اللّٰہ کی طرف سے شایست کیلئے حضور صدر اعظم اور سفراے عظام ساتھ تھے ۔

۱۳ مارچ کو قلعہ تبوک کا تار گھر بالکل مکمل ہوگیا ۔ چنانچہ حجاز کے راستہ سے خبرین براہ آتی جاتی ہین ۔ افتتاح کی تقریب پر صیغہ ڈاک و ٹیلیگراف کیطرف سے بہت بڑا جلسہ ہوا جس مین حضرت امیر المومنین کے حق مین دعائین کی گئین ۔

طرابلس الغرب کی آبادی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے ۔ فصیل سے باہر ایک نیا شہر یورپین آبادیون کی طرز پر آباد ہوگیا ہے ۔ مقامی حکام نے شہر کی صحت آب ہوا کی غرض سے فصیل کے گرا دینے کی اجازت طلب کی ہے ۔ اور لکھا ہے کہ زمانہ حال کی فوجی ضروریات کے لحاظ سے اب فصیل کی کچھ ضرورت نہین ۔

۱۰ محرم الحرام کو بیت المقدس مین دور دور سے اہل اسلام حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے آتے ہین چنانچہ امسال بھی بڑا ہجوم رہا ۔

قصبہ ۔۔ کے رومی بادشاہ کی ۔۔ سنت ۔۔ مرتبہ علم و فضل سے آراستہ تھی ۔ مشرف باسلام ہوئی ۔ اسلامی نام اس نو مسلمہ ہی کی مرضی سے فاطمہ رکھا گیا ۔

حسب الحکم دولت علیہ حیفہ سے دمشق کو ریلوے لیجانے کی تیاریان ہو رہی ہین چنانچہ حضرت سلطان المعظم نے حمدی پاشا سابق گورنر بصرہ کو اس ریلوے کا انسپکٹر جنرل مقرر کیا ہے ۔

دار السعادۃ کے زنانہ ٹیکنیکل سکول کی چند استانیون اور چار لڑکیون کو نشان شفقت درجہ سوم اور تین پاس شدہ لڑکیون کو جنہون نے اعلیٰ نمبر حاصل کئے تھے اعلیٰ درجہ کے تمغے عطا ہوئے ہین ۔

ملک عثمانی کی تمام زراعت نہایت اچھی حالت مین ہے ۔ اگر ملی تک آفات سماوی نے کوئی ضرر نہ پہنچایا تو فصلین نہایت ہی اچھی ہونگی ۔

کوکشاستر

موسوم بہ

مراۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزارون مین منتخب ہے اور بالخصوص نوجوان اہل عشرت کے دستگیر و قیام تندرستی کے واسطے مجرب نسخے کوشش بلیغ سے جمع کئے ہین جنکے عوض اہل دنیا مال کیا جان بھی قربان کر نیکو دریغ نہ کرینگے چار باب مردون اور عورتون سے متعلق ہین ۔ صفحہ ۴۸ تصویر ۔۔ ۔۔

ملنے کا پتہ

بھوپال پیر شاہ ۔ محمد خاتون گورمن ۔۔ ۔۔

جاسوسوں کی رپورٹیں

نواکھالی کے موقوف شدہ سشن جج مسٹر مینل کی بابت بلو بک شایع ہوئی پارلیمنٹ میں فریاد ہوگی۔

دربار دہلی کے روز عید ہوگی بوجہ دربار کے سیر شب کا سامان نہ جلسہ چاندنی ملتوی رہے گا۔

امرتسر میں ڈسٹرکٹ جیل بنانیکا قلعہ گوبند گڑھ میں بوئر قیدی جوق جوق آئینگے۔

آرہ کے مشہور مولوی ابو محمد ابراہیم مکہ شریف میں احرام حج کرتے انتقال کر گئے۔

جیسور کے ہنگامہ میں دس پولیسمین مجروح پڑے ہیں۔ ۵ قریب المرگ ہیں ۴۹ فوجداری گرفتار ہیں۔

ملا سعید اکبر معہ ۳۰۰ ہمراہیوں کے کابل سے میدان میں واپس آیا مایوس ہے کہ امید پوری نہ ہوئی۔

سرحد گلگت پر متصل منی مرگ ۵ پانچ ڈاک کے ہرکارے برفانی طوفان میں پڑ گئے ۳۰ روپیہ کر۔ پنجاب کی ڈاک تھی۔

صوبہ مدراس میں صنعتی و حرفتی نمایش قایم کی گئی امسال پہلی نمایش ۱۰ سے ۲۰ جون تک ہوگی۔

بنگالہ میں درجہ اول کے تمام ڈسٹرکٹ بورڈ اپنے ہاں ایک ایک سلوتری قایم کرینگے۔

مسٹر جو نندرم میں سوامی سدانند کی اتالیقی میں ہندو فلسفہ کی تعلیم کا ایک مدرسہ قایم ہوگا۔

کلکتہ میں بے تار کے برقی پیغام بھیجنے کا تجربہ کیا گیا۔ خبر ٹھیک نہیں بتلایا جاتا ہے۔

ناگپور کی گنور کمشنی سبھا کیطرف سے بھی ایک تحفہ بخدمت شاہ قیصر روانہ کرینگے۔

شملہ جانے والوں کا معائنہ طاعون کالکا میں بند کیا گیا۔ تارا دیوی پر کیا جاوے گا۔

مسٹر کاٹن صاحب رخصتی چیف کمشنر صاحب آسام کلکتہ میں آئے مسٹر جسٹس امیر علی صاحب کے ہاں ٹھیرے ہیں۔

مہاراجہ سر جوتیندر موہن ٹیگور کی دعوت میں (جو مسٹر کاٹن کو اہل بنگالہ کیطرف سے دیجاینگی) صدر انجمن ہونگے ٹون ہال آراستہ کیا گیا ہے۔

شملہ میں ایک بچے کے ورغلانے کا مقدمہ طے پایا مسٹر جی لیٹھ [illegible] لالہ سیوا رام نے رہائی پائی۔

لدھیانہ کے میونسپل حسابات میں خورد برد کا انکشاف ہوا تحقیقات ہو رہی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم اے میں کل ۴۳ پاس ہوئے ۹ مسلمان ار عیسائی اور باقی ہندو ہیں۔

سرحدی علاقہ شیرانی میں ملا باب فرید خان ڈپٹی صاحب کے قاتل کا پتہ نہیں لگ سکا۔ قاتل حمد خان شاید علاقہ افاغنہ کو بھاگ گیا۔ فوج واپس آئی اسکا گھر وہ توڑ دیا گیا۔

کھوہ مسجدی پیلنگ کی وایسرائے نہیں آیا تھا۔ سلامڈ کرنے ... میں جنہوں نے سیر فرمایا ہے۔

بہر کیف یہ افسوسناک خبر آئی کہ راجہ سر جنگ بہادر خان کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ والی نلن ... اس جہان سے چل دئے۔ قدیم خاندان افاغنہ سے تھے۔

لارڈ امپتھل صاحب گورنر مدراس نے کیمپ میں بوئر قیدیوں کا کیمپ بچا انتظام خاطر خواہ پایا۔

مسٹر اجا ملوہن وفرنسب جی جلد رہا ہو گیا۔

مالک اخبار مہر پنڈت پرتاپ کشن انتقال کر گئے۔

ریاست پونچھ میں زنانہ ہسپتال کی بنیاد رکھی گئی۔ یہاں سے اوڑی تک ایک سڑک بنا رہے ہیں۔

پٹنہ کالج میں کیمیاوی ادویات کے بھڑک اٹھنے سے سخت آتشزدگی ہوئی۔ عمارات تباہ ہو گئیں۔

مسٹر پی براؤن پرنسپل آرٹ سکول لاہور۔ نمایش دہلی کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر مقرر کئے گئے۔

ڈیرہ غازی خان میں جو فوجیں رہتی ہیں وہ زیادہ تر ملتان میں رکھی جاینگی۔

پنجاب میونسپل ایکٹ کی دفعات ۱۲۴ و ۱۲۶ (الف) میونسپلٹی ملتان پر توسیع کی گئیں۔

خواجہ صفدر علی میونسپل کمیٹی پانی پت کی ممبری سے برطرف ...

راجہ ... لال پرس فیروز آباد ... جعلی تار بھیجنے کے الزام میں سیشن سپرد کئے گئے۔

جنوبی ... ریاست دھولپور ... روپیہ بانا ... جائنٹ مجسٹریٹ آگرہ کا حکم ہے۔ نیپالی ... جنرل پدم جنگ کی طرف سے ... بھیجا ۔ حال تک جنرل پدم جنگ لاعلم رہے۔

امرتسر میں ایک شخص کو جعلی روپیہ چلانے کے لئے ۶ ماہ قید ہوئی چیف کورٹ نے اپیل میں سزا بڑھا دی بجائے ۶ ماہ کی ایک سال قید سخت ہوگی جسمیں دو ماہ سنگین کوٹھڑی کی سزا ہے۔ اسمیں یہی رعایت سمجھی ہے۔

مدراس میں انجمن ہمدردی حیوانات کی طرف سے ایک مکان آوردہ کتوں کی رہائش کے لئے قائم کرینگے۔

کوچ بہار کے مہاراجہ نے ایک بنگالی بیرسٹر مسٹر رائے کو بیعزتی سے ملک بدر کیا سزا جلتی پر بنگال گورنمنٹ بنگال نے تجویز کی ہے کہ کسی برٹش رعایا کے ساتھ ویسے کئے پر شرم ظاہر کریں اسطرح معافی مانگنے کے علاوہ بیرسٹر مسٹر رائے کو ۵۰۰۰ روپیہ بطور ہرجانہ کے دیں۔ مہاراجہ موصوف ریاست کا طریق وراثت میں بھی دستبرد کیا جاتا ہے۔ معاملہ گورنمنٹ کے پیش ہے۔

مہاراجہ میسور تندرست ہیں۔

ہمراہ حضور مہارانی ریجنٹ صاحبہ کوہ اوٹکمنڈ میں پہنچے ہیں۔ چند ہفتہ بعد میسور میں واپس آئینگے۔ ماہ اگست میں مہاراجہ کی رسم تاجپوشی ہوگی

رنگون میں شاہی فوج توپ خانہ کی لینز میں آتشزدگی سے ستر ہزار کا نقصان ہوا۔

ضلع میانوالی کے موضع کرشنانی کے باشندوں کی بدچلنی کے باعث تقرری پولیس ایک سال اور بڑھ گئی۔

حکم ہوا کہ جہاں کسی سپاہی کو کتا کاٹے فوراً کسولی کی پسٹیور انسٹیٹیوٹ کو روانہ کیا جائے۔

نورالائی کی خبر ہے کہ ... کی فوجی چوکی میں دو کاکڑ پٹھانوں نے ایک سوار کو مار ڈالا۔ چارم بنگال لانسرز کا دفعدار قتل کیا گیا ہے۔ قاتل پکڑے گئے۔

یہ طے پایا ہے کہ جلسہ تاجپوشی شاہ قیصر کی خوشیوں میں بنگلور میں ایک ہفتہ تک جلسے منائے جائینگے۔

بنگلور کی ... میں کارخانہ کارڈائٹ کی ترقی کیلئے ۹۰ ہزار روپے اور منظور کئے گئے۔

دربار کوچین نے اعلان کیا کہ جو ہندو بال کٹائیگا وہ مندروں میں داخل نہ ہونے پائیگا۔

میسور دربار نے مسند نشینی سرکار حضور کے موقع پر ہاتھیوں کے شکار کے تماشے کیلئے ایک ہزار روپیہ منظور کیا۔

[illegible] میں گورنمنٹ ہاؤس کے موقوف کرنے کی خبر غلط نکلی بدستور قائم رہیگا۔

مہاراجہ صاحب لکھارنا کی شادی دختر راجہ صاحب شوہکی سے قرار پائی۔ جلسہ ... میں ہوگی۔

ممالک وسطی میں پچھلے سال ۷۹۵ آدمی جنگلی جانوروں سے اور ۱۱۰۱ سانپوں سے ہلاک ہوئے۔

لکھنؤ واجد میاں ... بلاک قیصر وکٹوریہ کے بتوں کے ... جیکٹ کا نمونہ پسند کیا گیا ہے۔ ان بتوں کے بنانے کا کام ولایت کے مشہور کاریگر مسٹر ہمو تھارنکرافٹ کو سپرد کیا گیا ہے۔

راولپنڈی کے سیٹھ دھنجی بھائی صاحب نے جنوبی افریقہ کی فوجوں کیلئے ۱۲۵۰ ٹن تا کو ۵۰۰ بکس سگار بھیجے ہیں۔

ہندوستان سے جنوبی افریقہ کے لئے اور ۱۸۵۰۰ گرم کوٹ اور ۹۳۰۸۰ ... رائفلیں ... بھیجی ہے۔

شہر آگرہ میں ایک پولیس کنسٹبل نے ایک عورت کو قتل کر

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۴ مئی	۷۱	۶۴	۱۲۹
۵ / /	۵۴	۵۵	۱۳۶
۶ / /	۶۲	۵۳	۱۳۵
۷ / /	۵۰	۵۶	۱۲۵
۸ / /	۵۹	۵۱	۱۳۵
۹ / /	۵۴	۵۲	۱۴۹
۱۰ / /	۵۷	۴۹	۱۳۸

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا